بسم الله الرحمن الرحيم

The Misconceptions about the Christian faith that are Prevalent in Contemporary Islamic Thought

مسیحی ایمان

کے بارے میں

چند غلط فہمیاں

جو

زمانہ حال میں

اہلِ اسلام میں رائج ہیں

To view the Arabic text, you need to have the Traditional Arabic font on your computer.

قرآنی آیات کو بہتر طور پر دیکھنے کے لئے آپ کو عربیک ٹریڈیشنل فونٹ

کو ڈاؤن لوڈ کرنا ضروری ہوگا۔

مسیحی ایمان کے بارے میں چند غلط فہمیاں

جوزمانہ حال میں اہل اسلام میں رائج ہیں

Urdu

Nov.25.2007

www.muhammadanism.org

www.noor-ul-huda.com

دیباچہ

ساری تمجید ،عزت ،تعریف ،عظمت اورحمد اُسی واحد اورسچے ابدی قادرِمطلق ،آسمان اورزمین کے خالق خدا کی ہو۔ آمین۔

چونکہ بہت سے اہلِ اسلام کے دماغوں میں مسیحیوں کے ایمان کے بارے میں چند عام غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ہمیں ضرورت محسوس ہوئی کہ ان میں سے چند ایک کوذیل میں دیئے ہوئے چارضروری نقطہ نگاہ سے اپنے سچے ایمان کی ایک مختصر تشریح پیش کرنے کے وسیلے سے دُرست کردیں۔ ہم پڑھنے والوں سے مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ ان باتوں پر بڑی سنجیدگی اورغیر تلون مزاجی سے غورکریں۔ اوراگران باتوں سے اُن کو تسلی نہ ہوئی توشائع کرنے والوں سے زیادہ مفصل بیانات میں کتابیں لے کرمطالعہ کریں۔

پہلی غلط فہمی

کہ مسیحیت ایک غیر ملکی مذہب ہے اورکہ تمام اہلِ یورپ مسیحی ہیں۔ اوروہ سب کے سب جومسیحی قوم کے طورپر قراردیئے جاتے ہیں۔ سیدنا مسیح کے پیروکارہیں۔

جواب

پڑھنے والوں کویاددلایا جاتا ہے کہ سیدنا مسیح ملکِ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ جووسطی مشرق میں واقع ہے۔ اورفلسطین میں انجیل مقدس کی سچی باتوں کی منادی اورتعلیم اورخوداُس کے اوراُس کے شاگردوں کے وسیلے سے دی گئی۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ مسیحی مذہب ایک " غیر ملکی مذہب " ہے یا کہ مغرب یایورپ سے آیا ہے۔

سیدنا مسیح نے اپنے شاگردوں کوحکم دیاکہ یروشلیم سے شروع کرکے اُس کے گرد ونواح کے اضلاع میں اورآخر کارتمام دنیا میں ہرفردوبشر کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔

اس حکم کی تعمیل میں سیدنا مسیح کے شاگردوں نے انجیل کی تبلیغ کرنا شروع کیا۔اورمشرقی اورمغربی ملکوں کے سب حصوں میں بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ مشرقی ملکوں کے لوگوں کی نسبت مغربی ملکوں کے لوگ زیادہ تعداد میں ایمان لائے۔ لیکن بہت سے ایسے بھی تھے جوایمان لائے اور سیدنا مسیح کے شاگردبن گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جوسن ہجری سے پیشتراُن ملکوں میں جا بجا رہتے تھے جوآج کل عراق، ایران ، وسطی ایشیا، ٹرانکور، جنوبی ہندوستان اورافریقہ کہلاتے ہیں۔ آج کل انجیل کی منادی کرنے والے دنیا کے تقریباً ہرایک ملک میں پائے جاتے ہیں۔

چونکہ آپ کی ملاقات صرف ایک یورپین مشنریوں سے ہوئی، چاہیے کہ سچے واقعات اورحقیقی باتوں کے بارے میں آپ تحقیقات کریں مبادا تعصب آپ کی نکتہ بین آنکھوں کے سامنے پردہ کھڑا کرکے حقیقت سے منحرف کردے۔اورآپ یہ خیال کرنے پرآمادہ ہوجائیں کہ مسیحیت ایک" غیر ملکی مذہب ہے"۔ انجیل کا پیغام تمام دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔کیونکہ خدا تعالیٰ ہرجگہ کے سب لوگوں کی فکر کرتا ہے۔ اورچاہتا ہے۔ "کہ ہر جگہ کے لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ اورخوشخبری پر ایمان لائیں"۔

یورپ میں بیشمارنام نہاد مسیحی ہیں۔ جن کا حقیقت میں سیدنا مسیح سے کوئی شخصی تعلق نہیں ہے۔اورسچے طورپر اُس کے شاگرد نہیں ہیں بلکہ اپنی بُری اورگناہ آلودہ زندگیوں کے وسیلے سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اُن کا مسیح سے کوئی تعلق یا رشتہ ہرگزنہیں ہے۔

پاکستان اورہندوستان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جومسیحی قوم کے نام سے کہلاتے ہیں۔اس لئے کہ وہ مسیحی خاندان میں پیدا ہوئے۔ لیکن وہ حقیقت میں سیدنا مسیح کے شاگرد نہیں ہیں۔ اورانجیل مقدس کی تعلیم کوبہت کم جانتے ہیں ۔ وہ اپنی گندی زندگیوں سے دکھاتے ہیں۔ کہ وہ صرف نام نہاد مسیحی ہیں ، اورکبھی اُنہوں نے کوئی شخصی فیصلہ نہیں کیا۔کہ وہ سیدنا مسیح کی پیروی دل سے کریں گے۔ اوراُس کے شاگرد بن کرکھائیں گے۔

ایک سچا مسیحی وہ ہے جس نے گناہ کرنے سے اور بدکرداری سے اپنا منہ پھیر لیا ہے۔ اورانجیل کے پیغام پردل

وجان سے ایمان لے آیا ہے۔ کہ سیدنا مسیح جس کو مسلمان لوگ حضرت عیسیٰ کہتے ہیں۔ مجسم خدا ہے جو گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا۔ ایسے سچے مسیحی خدا کے ساتھ دلی محبت رکھتے ہیں اور اپنی اس محبت کا ثبوت عملی طور پر اپنے ہمسایوں سے ہمدردی دکھانے اور مہربانہ سلوک سے دیتے ہیں۔

اس لئے ہم پڑھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اُن یورپین لوگوں میں جو سچے مسیحی ہیں اور تعداد میں بہت تھوڑے سے ہیں۔ اور اُن میں جو محض نام کے مسیحی ہیں امتیاز کریں۔ اسی طرح ہندوستان اور پاکستان میں جو مسیحی قوم آباد ہے اُن میں جو صرف نام کے مسیحی ہیں۔ اور وہ جو مذہبی نقطہ نگاہ سے سیدنا مسیح کے سچے شاگرد ہیں۔ اُن میں امتیاز نہ کریں۔

دوسری غلط فہمی

کہ مسیحی لوگ تین خدا مانتے ہیں۔

جواب

مسیحی لوگ تین خدا نہیں، بلکہ ایک خدا کو مانتے ہیں۔ ہمارا ایمان جو ایک سچے خدا پر ہے وہ بائبل مقدس کی تعلیم کے مطابق ہے جس میں موسیٰ کی توریت میں صاف طور پر لکھا ہے۔

"سن اے اسرائیل! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ (استشنا ۶: ۴)۔

اور انجیل مقدس میں

"اے اسرائیل سن، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے"۔ (مرقس ۱۲: ۲۹)۔

پڑھنے والا آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ محدود انسان بہت بھیدوں کو جو لامحدود خدا سے تعلق رکھتے ہیں، پورے طور پر سمجھنے کے قابل نہیں ہے۔ اگر محدود انسان خدا کے تمام لامحدود رازوں کو سمجھ

سکتا ہے۔ تووہ پھر خدا کے برابر ہوجاتا جوکبھی ہونہیں سکتا۔مبارك خالق اوراُس کی مخلوقات کے درمیان ہمیشہ زمین اورآسمان کا فرق قائم رہے گا جیساکہ مشتاق شاعر کہتا ہے۔

بعقل نازی حکیم تا کے

بفکرت ایں راہ نمے شود طے

اے حکیم اے فیلسوف اے اس جہان کے بحث کرنے والے تواپنی عقل پر کب تك نازکرتا رہے گا۔ تیرے فکر سے یہ راہ طے نہیں ہوگی۔

بکنی ذاتش خردبروے

اگررسد خس بہ قعردریا

انسانی عقل اورانسانی حکمت اوردانائی اُس وقت خدا کی ذات کی حقیقت کوپورے طورپر جاننے کی رسائی حاصل کرے گی ۔ جب ایك تنکا سمندرکی تہ تك پہنچ جائے گا۔ تنکا ہمیشہ تك ازل سے ابدتك کوشش کرتا رہے۔ وہ کبھی پانی میں ڈوب نہیں سکتا۔ بلکہ تیرتا رہے گا۔ اسی طرح انسانی عقل خدا کونہیں پہچان سکتی چاہے اس کوشش میں کئی زمانے صرف کردئیے۔

مرزا سید اصفہانی مشتاق شاعر کے نام سے مشہور ہیں۔

"سمجھدار شخص جان لے گا کہ خدا کی ذات کوالگ الگ کرکے معلوم کرنا ناممکن ہے۔ اورکوئی کوشش جوایسا کرنے میں صرف کی جائے گی۔ اُس کا نتیجہ کفر ہوگا۔ جیساکہ بائبل مقدس میں لکھا ہے۔

کیا توتلاش سے خدا کوپاسکتا ہے؟

کیا توقادرِمطلق کا بھید کمال کے ساتھ دریافت کرسکتا ہے؟

وہ اُس کی طرح اونچا ہے توکیا کرسکتا ہے؟(ایوب ۱۱: ۷تا ۸)۔

بنی نوع انسان خدا کے بارے میں صرف اتنا جان سکتا ہے۔ جتنا اُس نےاپنی خوشی سے اپنے آپ کوظاہر کردیا ہے۔

البحث عن ذات اللہ کفرہ

یعنی خدا کی ذات کے بارے میں بحث کرنا کفر ہے۔

ہم مسیحی لوگ اُن باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو خدا نے خود اپنی کتاب مقدس میں اپنی ذات کے بھید کے بارے میں ہم پر ظاہر فرمائی ہیں۔ لیکن اس راز کو پورے طورپر سمجھنے یااس کی تشریح کرنے کے قابل نہیں ہیں۔اورجن باتوں کو ہم پورے طورپر سمجھ نہیں سکتے۔ ایمان سے اُن کا یقین کرلیتے ہیں۔ خدا نے اپنے کلام میں صاف طورپر ہم روشن کردیا ہے۔ کہ جس حال کہ وہ واحد اورصرف ایک ہی خدا ہے۔ یقیناً تین نہیں ہیں۔ تاہم اُس کی وحدت کی ہستی میں تین صفاتِ اقنوم ہیں۔ جوباپ اوربیٹے اورروح القدس کے نام سے نامزد ہیں۔ جواپنی ذات وصفات میں یکساں برابر ہیں۔ اورابدی ہیں اورابدالآباد تک رہنے والے ہیں۔ اگرہمارے مسلمان بھائی مذاق کےطورپر پوچھیں کہ وہ تین اقنوم کیسے ایک ہوسکتے ہیں۔ توہم حلیمی سے جواب دیں گے کہ خداخوداُس بھید کواُن سب پر روشن کردے گا۔ جودلی نیت سے گناہ اوربدی سے توبہ کرلیں اورسچے دل سے اورسچائی سے اُس کی تلاش کریں۔ خدا کی ذات کوکچھ نہ کچھ سمجھنے کے لئے سیدنا مسیح کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنا اشد ضروری ہے کیونکہ وہ خدا کا بھید ہے۔ پاک انجیل میں لکھا ہے۔

"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جوباپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا" (یوحنا ۱: ۱۸)۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اُن سب پر خدا باپ کوظاہر کردے گا جوگناہ کوچھوڑنے کے لئے تیارہیں۔ اورخدا کے پاک کلام کی طرف اس نیت اورارادے سے دھیان کرنے کوتیارہیں خداوند خدا نے جوکچھ اپنی نسبت ظاہر کیا ہے ۔ اُس کو قبول کریں گے ۔ ہم پڑھنے والوں سے صرف اتنی درخواست کرتے ہیں کہ وہ خدا کے کلام کوخاص طورپر نیا عہدنامہ کے حصہ کوپڑھیں ۔ اگروہ چاہتے ہیں کہ اس بھید کوپورے طورپر سمجھیں کہ کس طرح ایک سچے خدا میں تین اقنوم ہیں یعنی باپ اوربیٹا اورروح القدس۔

تیسری غلط فہمی

کہ " خدا کے بیٹے" کا لقب سیدناعیسیٰ مسیح سے متعلق ہے۔ وہ ایک جسمانی اوردینوی نفسانی معنوں میں استعمال کیا جاتاہے ۔ جس کا شائد یہ مطلب لیا جاتاہے کہ خداوند خدا نے مریم کو اپنی بیوی کی صورت میں لے کر ایک بیٹا پیدا کردیا۔

جواب

یہ صفائی سے بیان کردینا نہایت ضروری ہے کہ ہم مسیحی لوگ ایسی بات پرہرگز ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اورایسے خیال کوایک بڑا کفر سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ مریم جوعورتوں میں مبارک تھی۔ وہ سیدنا مسیح کی ماں بننے کے لئے چن لی گئی۔اورجس حال کہ وہ ایک کنواری تھی وہ ۷۰۰ برس پیشتر کی پیشینگوئی کے مطابق جویسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے ۔ روح القدس کی قدرت سے معجزانہ طورپر حاملہ ہوئی۔

"لیکن خداوند آپ تم کوایک نشان بخشے گا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اوربیٹا پیدا ہوگا۔ اوروہ اُس کا نام عمانوایل رکھے گی"۔(لفظ "عمانوایل" کے معنی ہیں" خدا ہمارے ساتھ")۔ (یسعیاہ ۷: ۱۴)۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی پیدائش ایک بہت بڑا بھید ہے ۔ خدا کا بھید، کہ خدا خود انسانی جامہ پہنے ، جیسے کہ انجیل مقدس میں لکھا ہے۔

"ابتدا میں کلام تھا، اورکلام خدا کے ساتھ تھا، اورکلام خدا تھا ۔۔۔۔کلام مجسم ہوا ۔ اورفضل اورسچائی سے معمور ہوکر ہمارے درمیان رہا۔ اورہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔(یوحنا ۱: ۱، ۱۴)۔

آپ اہل اسلام بھی سیدنا عیسیٰ کو" کلامِ خدا" کہتے ہیں۔ اورعقل مند شخص کوایسے ایمان کے نتائج اورعملی ثبوت پر غورکرنا چاہیے کسی شخص کا کلام یا منہ کی باتیں اُس شخص کی شخصیت اوراُس کے دلی ودماغی حالات کا پتہ دیتی ہے۔ ہم لوگوں کواُن کی باتوں سے یا اُن کے لکھے ہوئے کلام سے سمجھ سکتے ہیں۔ یہی طریقہ ہے جس سے ہم خدا

کوکچھ نہ کچھ سمجھ سکتے ۔ یعنی اُس کے لکھے ہوئے کلام سے جواُس کی کتابِ مقدس میں لکھا ہواہے۔ اورسیدنا عیسیٰ کی شخصیت سے جوانسان کے لئے خدا کا زندہ کلام ہے۔ اُس کی الوہیت کے بھید کوکچھ سمجھ سکتے ہیں۔

گذشتہ حصہ میں ہم پہلے معلوم کرچکے ہیں۔ کہ خدا لامحدود ہے۔ اورکہ خالق اورمخلوق میں آسمان اورزمین کا فرق ہے۔ پھربھی خدا چاہتا ہے کہ اس بڑے فرق کے اوپر ایک پل باندھا دیا جائے۔ اورانسان خدا کی نسبت کچھ واقفیت حاصل کرسکے۔ جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں۔ اُس حد تک خدا اپنی ذات کے بارے میں مکاشفہ دیتا ہے۔ خدا کا مکاشفہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی صورت میں اُس پُل کی مانند ہے جواس بڑے فرق کو دورکرنے اورملانے کے لئے باندھا گیا ہے۔ لامحدود خدا کا اپنے آپ کوظاہر کرنا ہمارے علم اورسمجھ کی حدود کے اندراندرہوتا ہے۔ یعنی جہاں تک ہماری سمجھ اورعلم پہنچ سکتا ہے۔ وہاں تک خدا اپنے آپ کوانسان پرظاہر کرتا ہے۔ ابدی خدا انسانی شکل لے کردنیا میں آیا۔

"اگرکوئی یہ سوال کرے کہ الہٰی ذات اورانسانی ذات کا اجتماع کیونکر ممکن ہے؟ توہم اس کے جواب میں یہ سوال کرتے ہیں کہ انسان میں روح وجسم یعنی الفانی اورالباقی کا باہم مجتمع ہونا کس طرح سے ممکن ہے؟ اگرالفانی اورالباقی کا اس طرح انسان میں باہم مل جانا ممکن ہے۔ توایمان کے لئے اتنا ہی مشکل ہے کہ اس بات کا یقین نہ کیا جاسکے۔ کہ ابدی خدا مجسم ہونے پرقادر ہے۔ تاکہ اپنے لوگوں کے گناہوں کی معافی کی راہ نکالنے کے مقصد کوپورا کرسکے۔ خدا قادرِ مطلق تمام اشیاء کا خالق ومالک اپنی لامحدود ودانائی وپیش بینی سے کچھ چاہتا ہے۔ اسے عمل میں لانے پر قادر[1] ہے"۔ اگرچہ ہمیشہ ان باتوں کونہیں سمجھ سکتے ہمارا اُن پر ایمان ہے۔ کیونکہ خدا نے اُن کو اپنے پاک کلام میں ظاہر کیا ہے۔

پاک انجیل سے ہم کو یہ علم بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی الہٰی ذات اورانسانیت میں ایسا رشتہ ہے کہ نہ تو انسانیت الوہیت میں تبدیل ہوتی ہے اورنہ

---

[1] میزاق الحق حصہ دوم باب ۴ اردو ترجمہ صفحہ ۱۶۷

الوہیت کے انسانیت کے ساتھ مختلط ہونے کا امکان[1] ہے"۔ دوفطرتیں الہٰی اورانسانی ایک ایسے لاثانی اورناقابلِ فہم رشتے ہیں باندھی گئی ہیں جوباہم مل کرایک ذات بن گئی ہیں۔ جس میں ایک ہی قوت متخیلہ اورقوت ارادہ ہو۔ یہ قوتِ متخیلہ اورقوت ارادہ جہاں تک ممکن ہے۔ باہم انسانی اورالہٰی دونوں صفات کا مجموعہ ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کامل انسان اورکامل خدا ہے۔

کامل انسان کی صورت میں وہ بالکل بے گناہ تھا، اورہمیشہ ایسے کام کرتا رہا جواُس کے آسمانی باپ کو پسند آتے تھے الوہیت کی پوری معموری رکھتے ہوئے اورزندگی کا بانی ہونے کی صورت میں ممکن نہ تھا۔ کہ موت کے قبضے میں رہتا۔ یوں زندگی کا شاہزادہ تیسرے دن موت اورعالم ارواح کی کنجیاں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے مردوں میں سے جی اٹھا۔اوراُس کو جسے موت پرقدرت حاصل تھی۔ یعنی ابلیس کوتباہ کردیا۔ موت پر فتح مند ہوکراب وہ اُن سب کو جواُس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمیشہ کی زندگی بخشنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اورجواُس پر ایمان لاتے ہیں ۔ وہ اُن کومردوں میں سے زندہ کرکے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ رکھے گا۔

سادھوسندرسنگھ بتاتے ہیں۔ کہ وہ ایک دفعہ کشمیر میں ایک شخص کے ہاں چند روزکیلئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُس شخص کےپاس تقریباً ڈیڑھ سو بھیڑیں تھیں۔ جن کوچرانے کے لئے اُس نے تین نوکر رکھے ہوئے تھے۔ وہ نوکر دن بھر بھیڑوں کوادھر اُدھر چرانے کے بعد ہرشام کواپنی بھیڑوں کی تعداد اپنے مالک کوبتایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک نوکر نے خبردی کہ اُس سے دوبھیڑیں کھوگئی ہیں۔ اورکافی تلاش کرچکنے پربھی وہ نہیں مل سکیں۔مالک کو بہت رنج ہوا۔ اُس نے تینوں کوپھر بھیجا۔ کہ جاؤ اُن کو ضرور کہیں سے تلاش کرکے لے آؤ۔ وہ نوکرگئے۔ ادھر اُدھر تلاش کرکے واپس آکر خبردی کہ وہ نہیں مل سکتی ہیں۔اُس نے دوبارہ بھیجا۔ تووہ پہلے کی طرح ادھر اُدھر پھرکرواپس آگئے۔ مالک سوچا کہ یہ تومحض نوکر ہیں۔ان کو بھیڑوں کا اصلی دردنہیں ہوسکتا ۔بھیڑیں میری ہیں۔ اورمجھے اُن کا درد ہے لیکن اُس نے سوچا کہ بھیڑیں تومیری شکل سے بھی واقف نہیں ۔ اورنہ ہی میری آواز

[1] میزان الحق حصہ دوم باب ۴ اردوترجمہ صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۲

پہچانتی ہیں ۔ اگر میں اُن کے پاس جاؤں تووہ مجھ سے ڈرکر بھاگیں گی۔ کیونکہ میں اُن کے نزدیک اجنبی کی مانند ہوں۔ سوچتے سوچتے اُسے ایک ترکیب سوجھی۔اُس نے ایک بھیڑ کی کھال اپنے اُوپر پہن کر بھیڑ کی شکل اختیارکرلی۔ اوراُسی طرح بھیڑوں کی مانند اپنے ہاتھوں اورپاؤں کے بل چلتا ہوا اوربھیڑوں کی مانند " میں میں " کرتا ہوا جنگل میں جاپہنچا۔ کھوئی بھیڑوں نے اُس کی آوازسن کرسمجھا۔ کہ ہماری طرح کوئی اوربھیڑ" میں میں" کرتی پھرتی ہے۔ وہ اُسی جگہ اُس آوازپر آگئیں تاکہ باہم اکٹھی ہوکرکچھ تسلی پائیں۔اورخطرہ بھی شائد کم ہوجائے۔ وہ آگے آگے چلتا ہوااُن کوگھرمیں لے آیا۔

یہ ایک سچا واقعہ ہے اورمثال نہیں ہے ۔ جب ایک انسان اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کوگھرواپس لانے کے لئے بھیڑ کی شکل اختیارکرسکتاہے۔ توکیا قادرمطلق خدا کی طاقت اورقدرت میں اتنی قوت نہیں۔ کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں یعنی گمراہ انسانوں کواپنی بہشت میں اوراپنے گھر میں واپس لانے کے لئے انسانی شکل اختیارکرسکے۔سیدنا عیسیٰ مسیح نے انسانی شکل اختیارکرکے اس چرواہے کی مانند محض اپنی ظاہری شباہت ہی نہ بدلی بلکہ اُس نے کھوئے ہوؤں اورگمراہ بنی نوع انسان کا چرواہا)نجات دہندہ بننے کے لئے کامل الوہیت رکھتے ہوئے بھی کامل انسانی فطرت اختیارکی۔ جیساکہ پاک کلام میں مرقوم ہے۔

"کلام (ابن اللہ) مجسم ہوا اور فضل اورسچائی سے معمورہوکرہمارے درمیان رہا"(یوحنا ۱: ۴)۔

"اورخدا نے مسیح میں ہوکر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کرلیا"(۲کرنتھیوں ۵: ۱۹)۔

خدا کے بیٹے کا لقب جوسیدنا عیسیٰ مسیح کے لئے استعمال کیا جاتاہے۔ اُسے اوپر لکھے ہوئے بیان کی روشنی میں جوسمجھنے کی اُمید کرتے ہیں اورکسی صورت اسے نفسانی اوردنیوی جسمانی حالت میں نہیں لینا چاہیے۔خداکا بیٹا ازل سے ایسا ہی چلا آتاہے۔ اورخدا باپ اورخدا روح القدس کے ساتھ ذات وصفات اورابدیت میں برابر ہے۔ اسی کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا ہوئیں۔ اورجب وقت پورا ہوا خدا باپ کی معرفت ایک عورت سے پیدا ہونے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا۔تاکہ وہ اس بدن کواختیارکرے، جو اس کے لئے تیارگیا تھا

جیسا کہ انجیل مقدس میں لکھا ہے(گلتیوں ۴: ۴۔ اورعبرانیوں ۱۰: ۵)۔

وہ اپنی جان کوفدیہ میں دے کراُن کوچھڑانے کے لئے آیا جوگناہ کرنے کی وجہ سے موت کی سزا کے ماتحت تھے۔خدا کوانسان سے کیسی عجیب محبت ہے کہ وہ انسان کی خاطر اتنا کچھ کرنے کے لئے تیا رہوجاتا ہے جیساکہ بائبل مقدس میں سچ لکھا ہے۔

کیونکہ پروردگارنے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا محبوب بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔کیونکہ خدا نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا ان کے وسیلہ سے نجات پائے ۔ جو اس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہوچکا ہے ۔اس لئے کہ وہ پروردگارکے اکلوتے محبوب کے نام پر ایمان نہیں لائے ۔"(یوحنا ۳: ۱۶تا ۱۸)۔

چوتھی غلط فہمی

کہ بائبل مقدس جوتوریت، زبور، نبیوں کے صحیفوں اورانجیل سے مل کر بنی ہے۔ اُس میں تحریف اوررد وبدل ہوچکا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اصلی بائبل نہیں رہی۔ جوخدا تعالیٰ کی معرفت انسان کے پاس پہنچی۔

جواب

اُوپر دیا ہوا ایک عام فتویٰ ہے ۔ جواہل اسلام کی طرف سے خدا کے پاک کلام پر لگایا جاتا ہے۔ لیکن ہم مانتے ہیں۔ کہ بائبل مقدس اصلی اورابتدائی زبانوں عبرانی (پرانا عہدنامہ) اوریونانی (نیاعہدنامہ) میں ٹھیک وہی خدا کا کلام ہے، جوآج کے دن تک ہرزیروزبرتک کی غلطی اورتبدیلی سے مُبرا ہے۔

۱۔ سیدنا مسیح نے اپنے شاگردوں کوحکم دیا۔ کہ سب قوموں میں ہر فردوبشر کے سامنے انجیل کی تبلیغ کرو۔ وہ اس حکم کی تعمیل کرتے تھے اوراپنی زندگی کے دوران میں اُنہوں نے رومی حکومت اورفلسطین کے مشرقی اورجنوبی ممالک میں جنہیں آجکل عراق ،ایران، عرب اوراے بی سنیا کہا

جاتا ہے تبلیغ کی۔اورانجیل کی سچی باتیں وسیع پیمانے پرلوگوں کومعلوم تھیں۔ یہاں تک کہ اُن کا بدلنا ناممکن تھاکیونکہ وہ ہزارہا لوگوں میں پھیلائی ۔ اورقبول کی گئیں۔جوسب قوموں میں جا بجا رہتے تھے۔

سن عیسوی کی دوسری صدی میں یعنی سن ہجری سے تقریباً..۳۰ برس پیشتر تعلیم یافتہ مسیحی لوگوں میں سے علماء اورمفسروں نے پیشتر ہی سے انجیل کی سچی باتوں اوراُس کی تعلیم پریہاں تک نظرثانی کردی۔ اوربار بار دہرادیا تھا۔ کہ اس وقت کے بعداس کے تبدیل کرنے اوراس میں ردوبدل کرنے کی ہرممکن کوشش ناممکن ہوگئی تھی۔ وہ دوسری تمام تصنیفات بھی آج کے دن تک موجود ہیں۔ اور خدا کا کلام جوان کتابوں میں ملتاہے۔ اُن کےالفاظ اورعبارتوں کا موجودہ خدا کے پاک کلام کے ساتھ جواس وقت ہمارے پاس ہے ،اُس کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ایسی صحت کلامی اورصفائی ظاہر ہوجاتی ہے کہ اس کے تحریف ہونے یا بدل جانے کے بارے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہتی۔

۲۔ سیدنا عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کوبتایا۔ کہ انجیل کی تبلیغ تمام دنیا میں ہوگی۔ تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب زمانہ کا خاتمہ ہوگا، اورکہ وہ خود دنیا میں پھر واپس آئیں گے۔ تاکہ اپنی بادشاہت قائم کریں۔ اور صداقت سے دنیا پر حکومت کریں۔ یہی بات خود اس بات کا پکا ثبوت ہے کہ اُن کے واپس آنے تک انجیل اپنی اصلی اورابتدائی پاک حالت میں پورے طورپر قائم رہے گی۔ اوریہ انجیل مقدس کی ایک اورآیت کے مطابق ہے۔ جس میں سیدنا عیسیٰ مسیح بیان کرتے ہیں۔

"آسمان اورزمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی"(متی ۲۴: ۳۵)۔

اورپرانے عہدنامہ کی ایک آیت میں بھی یوں لکھا ہے:

"ہربشر گھاس کی مانند ہے۔ اوراُس کی ساری رونق میدان کے پھول کی مانند۔ گھاس مرجھاتی ہے۔ پھول کملاتا ہے پرہمارے خدا کاکلام ابدتک قائم ہے"۔(یسعیاہ ۴۰: ۶تا ۸)۔

یہ بات معقول اورماننے کے لائق ہے۔ کہ قادرمطلق خدا انسان پر اپنے کلام کوظاہر کرنے کے ساتھ اس کو خرابی اورردوبدل کے خطرے سے بچا کر رکھنے پربھی قادر ہے۔ اورمسلمانوں کا بھی یہی ایمان ہے۔ اوریہ قرآن کی آیتوں کے مطابق ہے۔ جہاں یہ بیان آتا ہے۔

وَلاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ

کوئی بدلنے والا نہیں اُس کی باتیں ۔(سورہ انعام آیت ۳۴)۔

لاَ تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ

اللہ کی باتیں بدلتی نہیں ہیں۔(سورہ یونس کی آیت ۶۴)۔

اوپردی ہوئی دلائل کے علاوہ اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک اورضروری دلیل بھی ہے۔ جس پر بڑی سنجیدگی سے ہراُس شخص کوغورکرنا چاہیے ۔ جوبائبل مقدس پر تحریف اورردوبدل کا فتویٰ لگاتا ہے۔ قرآن کی ایک آیت بیان کرتی ہے۔

وَقَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِم بِعَيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ (سورہ مائدہ آیت ۴۶)۔

"اوران پیغمبروں کے بعد اُنہی کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کوبھیجا جواپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتے تھے۔ اوراُن کو انجیل عنایت کی ۔ جس میں ہدایت اورنور ہے۔ اورتوریت کی جواس سے پہلی کتاب ہے تصدیق کرتی ہے۔ اورپرہیزگاروں کوراہ بتاتی ہے اورنصیحت کرتی ہے"۔

ایک اورآیت بیان کرتی ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّىَ تُقِيمُواْ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

(سورہ مائدہ آیت ۶۸)۔

"کہو اے اہل کتاب جب تک تم توریت اورانجیل کو اورجو کتابیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم لوگوں پرنازل ہوئیں ان کو قائم نہ رکھوگے۔ کچھ بھی راہ پر نہیں ہوسکتے"۔

پس ہم اہل اسلام کے نقطہ نگاہ سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انجیل جس میں ہدایت اورنورتھا۔ وہ حضرت محمد صاحب کے وقت میں درست اورتحریف سے پاک حالت میں تھی۔کیونکہ اُنہوں نے اپنے مومنوں کواُوپردی ہوئی آیت میں ہدایت کی۔ کہ" توریت اورانجیل کوقائم رکھو"۔ وہ یہ حکم کبھی نہ دیتے۔ اگرتوریت اورانجیل اُس وقت موجود نہ ہوتی۔ یا تحریف ہوچکی ہوتی۔

ایک اورآیت بیان کرتی ہے۔

لَيْسُواْ سَوَاء مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّهِ آنَاء اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ۔ (سورہ آل عمران ۱۱۳)۔

"اورخدا پر اور روزآخرت پر ایمان رکھتے اوراچھے کام کرنے کو کہتے اوربُری باتوں سے منع کرتے اورنیکیوں پر لپکتے ہیں اوریہی لوگ نیکوکارہیں"(سورہ آل عمران آیت ۱۱۳)۔

یہ دوسرا بیان بھی مسلمان بھائیوں کے نقطہ نگاہ سے اس بات کا ایک ثبوت ہے۔ کہ حضرت محمد کے وقت انجیل مقدس اورتوریت موجود تھیں ورنہ وہ راست بازگروہ خدا کی آیتوں کوکس طرح زبان پرلاسکتے تھے۔

حضرت محمد کی طرف سے انجیل مقدس کے ردوبدل ہونے یا تحریف شدہ ہونے پر کوئی کسی قسم کا فتویٰ نہیں لگایاگیا۔ اورنہ ہی قرآن میں اس بات کوثابت کرنے کے لئے کوئی ایسی آیت ملتی ہے۔

اب اسلام کی رُو سے اس بات کو قائم کرکے کہ حضرت محمد کے زمانے میں انجیل مقدس ہرقسم کی خرابی سے پاک تھی ہم ذیل میں دیئے ہوئے بیان کوجاری رکھتے ہیں۔

"اول پوری کتاب مقدس کے قدیم یونانی نسخے واقعی موجود ہیں۔ جنہیں کاتبوں نے حضرت محمد سے پیشتر ایسے قدیم نسخوں سے نقل کیا ہے۔ جواس سے بھی کہیں پیشتر کی نقل ہیں۔اُنہی قدیم نسخوں سے موجودہ علماء کتب مقدسہ کے یونانی نسخے چھپواکرشائع کرواتے ہیں۔

اُن نسخوں سے جواسلام سے پیشتر کے ہیں۔ ہمیں کتب مقدسہ کے مضامین اوران کی عبارتوں کا جیسی حضرت محمد کے زمانہ میں تھیں۔ صحیح صحیح پتہ چلتا ہے کیونکہ حضرت محمد کے زمانہ میں بلکہ ان کی پیدائش سے بھی پیشتر، یہ نسخے موجود تھے۔

ہرشخص جسے سفرہ کا مقدور ہے ۔ مغرب کے ان عجائب خانوں میں جاکر ان قدیم نسخوں کودیکھ سکتا ہے۔ جہاں بڑی احتیاط کے ساتھ یہ محفوظ ہیں۔ ذیل میں نسخوں میں سے چند ایک کا جونہایت مشہور ہیں۔ ہم ذکر کرتے ہیں۔

الف۔ نسخہ اسکندریہ جولندن کے برٹش میوزیم میں ہے۔ ۱۹۳۳ء میں ایک لاکھ پونڈ یعنی قریب پندرہ لاکھ روپے سے یہ نسخہ خریدا گیا تھا۔ چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں یعنی سن ہجری سے ۲۷۰ سال قبل یہ نقل کیا گیا تھا ۔یہ نسخہ کوہ سینا سے ملا۔

ج۔ وطیقانی نسخہ، شہررومہ الکبریٰ کے پوپ کے کتب خانہ وطیقن میں موجود ہے۔ چوتھی صدی کے آغاز میں یعنی سن ہجری ۳۰۰ سال پیشترکی یہ نقل ہے۔

یہ نسخے ایک ایسے پائدار قرطاس پر لکھے ہوئے ہیں۔ جوچمڑے سے بنائے جاتے تھے۔ اوردنیا کے علماء جوفن آثارِ قدیمہ میں ماہرہیں۔ ان کی قدامت پر متفق الرائے ہیں۔ یہ نسخے کم ازکم اتنے قدیم توضرورہیں۔ جتنا ہم نے بیان کیا ہے۔ اورممکن ہے۔ اس سے بھی زیادہ پرانے ہوں۔

اگرچہ عہد قدیم کا سب سے پرانا عبرانی نسخہ جس میں توریت ،زبوراوردیگر صحائف انبیاء بنی اسرائیل شامل ہیں۔ نویں صدی عیسوی کا ہے۔لیکن علماء کی متفقہ رائے یہ ہے ۔ کہ مروجہ عبرانی نسخے ۱۰۰ء سے بلا کسی لفظی تغیر وتبدیل کے متواترنقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں۔ بلکہ سچ تویہ ہے کہ عہد قدیم کے پُرانے یونانی نسخہ کا جوسپٹواجنٹ کہلاتا ہے۔ ۲۵۰ء قبل ازمسیح اور۲۰۰ء قبل از مسیح کے درمیانی عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ یعنی یہ ترجمہ سن ہجری سے آٹھ سوسال قبل کا ہے۔

ان مذکورہ بالا نسخوں کے علاوہ کتب مقدسہ کے بہت سے قدیم ترجمے بھی موجود ہیں۔ اسلام سے پیشترعبرانی اوریونانی سے مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ ان میں مشہورترجمے سریانی لاطینی اورقبطی زبانوں میں ہیں علماء کی رائے ہے۔ کہ یہ ترجمے تیسری صدی عیسوی کے آخر میں کئے گئے تھے(۳۳۰ سال سن ہجری سے پیشتر) لیکن

سریانی اورلاطینی ترجموں کا زمانہ ممکن ہے۔ کہ دوسری صدی عیسوی کا ہے۔ (۴۰۰ سال سن ہجری سے پہلے"۔(مسیحی دین کا بیان برائے اہل اسلام صفحہ ۳۲تا ۳۳)۔

دنیا کی بے شمار زبانوں میں اصلی یونانی زبان سے ترجمے ہوچکے ہیں۔ اورنئے عہدنامہ کا اُردوترجمہ یونانی سے کیا گیا ہے۔ یہ دیکھ چکنے پرکہ انجیل مقدس حضرت محمد کے زمانہ میں ہرقسم کے ردوبدل سے پاک تھی اورکہ ہجری سے پیشتر کے وقتوں کے نسخے ہمارے پاس اس وقت تک موجود ہیں۔ اب پڑھنے والے پر صاف روشن ہوچکا ہوگا۔ کہ انجیل مقدس جواس وقت تمام ملکوں میں پھیلائی جارہی ہے۔ پہلی صدت کی وہی اصلی انجیل ہے۔ کیونکہ کوئی دوسری نہیں۔

نتیجہ

محترم مطالعہ کرنے والے ہم نے قادرمطلق خدا کی مدد سے جواُن سب کے دماغوں اورذہنوں کوروشن کرنے والا ہے۔ جوسچے دل سے اُس کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔آپ کی چند غلط فہمیوں کا جوآپ مسیحی مذہب کے بارے میں رکھتے ہیں۔ مختصر طورپر جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ آخر میں ہم مختصر طورپر انجیل کے پیغام کوآپ پر روشن کرنا چاہتے ہیں۔ جوہرجگہ کے سب لوگوں کے لئے حقیقت میں ایک روشنی اورراہنمائی ہے۔ یوں لکھا ہے :

"مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا اوردفن ہوا۔ اورتیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اٹھا۔ اورکیفا کواوراس کے بعد اُن بارہ کودکھائی دیا۔ پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کوایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں۔ اوربعض سوگئے"(۱کرنتھیوں ۱۵: ۳تا ۶)۔

خدا کی سچی باتیں ہم پر یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ سیدنا عیسیٰ مسیح گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا۔ وہ اپنی جان کو بہتیروں کے فدیہ میں قربان کرنے کے لئے آیا۔ تاکہ جوکوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ اپنی صلیبی موت کے وسیلے سے اُس نے دنیا کا خدا باپ کے ساتھ میل ملاپ کرادیا ہے۔ اوراب جواُس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ سب اپنے سارے گناہوں کی پوری معافی مفت حاصل کرتے ہیں۔ اوراُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشش کے طورپر ملتی ہے۔ جیساکہ لکھا ہے:

"پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہوکہ اسی آدمی (یسوع مسیح) کے وسیلہ سے تم کوگناہوں کی معافی کی خبردی جاتی ہے۔ اورموسیٰ کی شریعت کے باعث جن باتوں سے تم بری نہیں ہوسکتے تھے۔ اُن سب سے ہرایک ایمان لانے والا اُس کے باعث بری ہوتا ہے (اعمال ۱۳: ۳۸تا ۳۹)۔

کیا آپ ایمان لاتے ہیں۔ کہ سیدنا عیسیٰ مسیح آپ کے گناہوں کے لئے موا۔ اوریہ توریت اورزبورمیں لکھی ہوئی پیشین گوئیوں کے مطابق ہوا۔ جو اُس کی موت کے بارے میں کی گئی تھیں۔ اورکیا آپ ایمان لاتے ہیں۔ کہ وہ ایک قبر کے اندر دفن کیا گیا۔ اورتیسرے دن وہ ایک جلالی بدن کے ساتھ مردوں میں سے جی اٹھا اوراپنے شاگردوں اوردوسرے گواہوں پر چالیس دن تک اپنے آپ کوظاہر کرتا رہا۔ اورپھراپنے شاگردوں کے دیکھتے دیکھتے جواُس کی حمدوتعریف کررہے تھے۔ بادلوں میں آسمان پراٹھالیا گیا۔ اوراگرآپ اس بات کا یقین کریں۔ اورسیدنا عیسیٰ مسیح کو اپناآقا ومولا قبول کریں۔ توآپ کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ آپ کوایک نئی قوت ملے گی۔ جوآپ کواس قابل بنائے گی۔ کہ آپ اس گناہ بھری دنیا میں ایک پاک اوربے عیب زندگی بسرکرسکیں گے۔ اوروہ آپ کو مردوں میں سے بھی زندہ کرے گا۔ تاکہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔

خدا قادرمطلق اپنے بزرگ نام کی خاطر آپ کوسمجھ اورایمان لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بائبل مقدس اورانجیل مقدس جداگانہ مع دوسری کتابونکے شائع کرنے والوں سے مل سکتے ہیں۔